ahmadimuslim.de

ملفوظاتِ اعلیحضرت

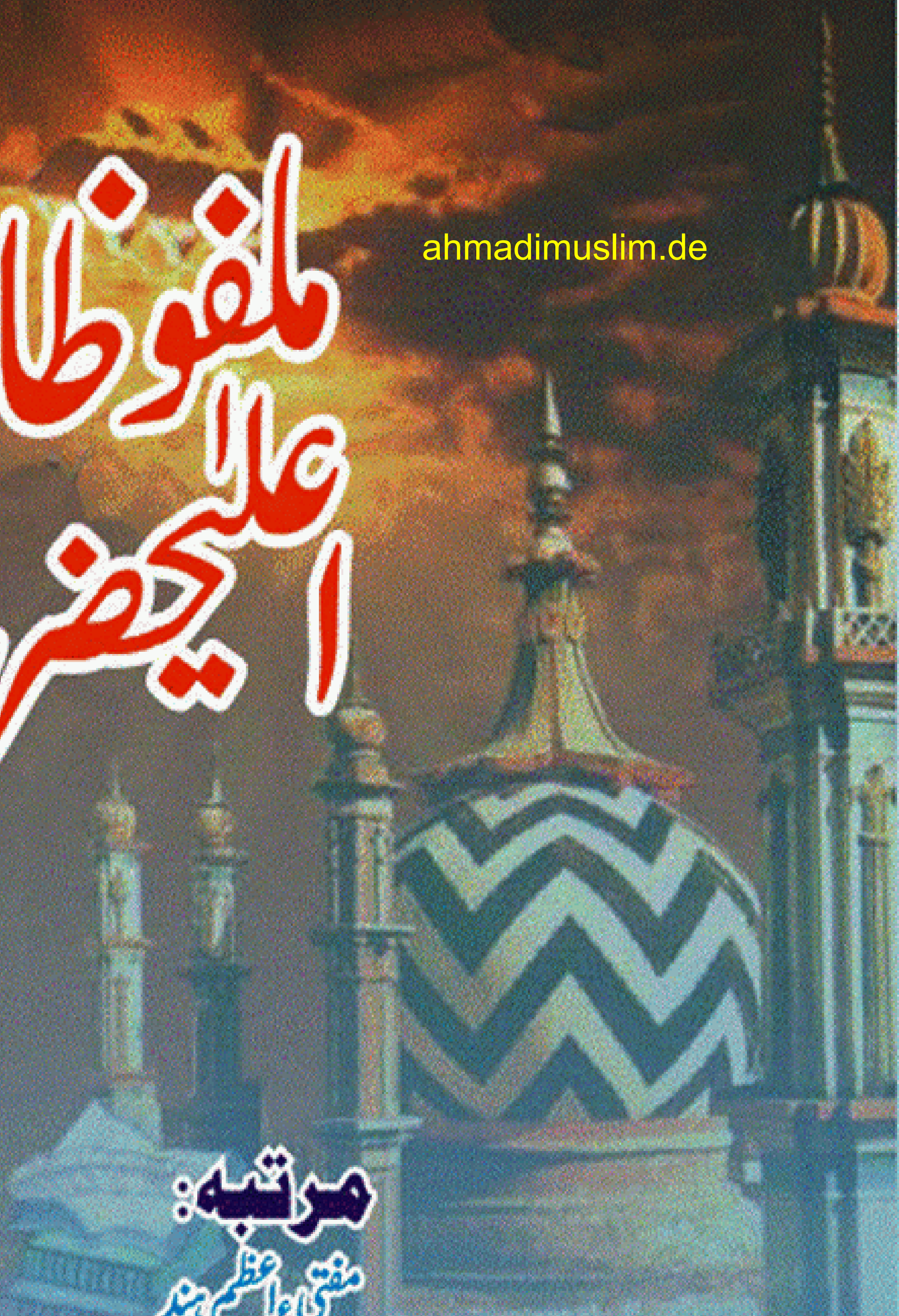

مرتبہ:

مفتیٔ اعظم ہند

مولانا مصطفےٰ رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ

http://fb.com/ahmadimuslim.de

نیچے بوسہ دینے کا حکم فرمایا: انہوں نے پائے مبارک کو بوسہ دیا۔ اور نیچے کو حکم فرمایا، گھوڑے کے سم پر بوسہ دیا۔ اور نیچے کو حکم فرمایا: یہاں تک کہ زمین پر بوسہ دیا۔ یہ اعتراض حضرت گیسو دراز نے سنا، فرمایا: لوگ نہیں جانتے کہ میرے شیخ نے ان چار بوسوں میں کیا عطا فرمادیا۔ جب میں نے زانوئے مبارک پر بوسہ دیا، عالم ناسوت منکشف ہوگیا، ب پائے اقدس پر بوسہ دیا، عالم ملکوت منکشف ہوا۔ جب گھوڑے کے سم پر بوسہ دیا عالم جبروت منکشف تھا۔ جب زمین پر بوسہ دیا لاہوت کا انکشاف ہوگیا اس ایک گیسو کو کہ ایسی جلیل نعمت کا یادگار تھا۔ اور اسے ایسی تجلی رحمت نے بڑھایا تھا نہ ترشوایا اسے تشبہ سے کہا علاقہ عورتوں کا ایک گیسو بڑا نہیں ہوتا نہ اتنا دراز اور اس کے محفوظ رکھنے میں یہ راز، اس کی سند ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا فعل ہے۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف شریف فتح فرمایا۔ اذان ہوئی بچوں نے اس کی نقل کی ان میں ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کی آواز بہت اچھی تھی۔ حضور نے آپ کو بلایا اور سر پر دست مبارک رکھا اور ان کو مؤذن مقرر فرمادیا۔ ماں نے برکت کے لئے پیشانی کے ان بالوں کو جن پر دست اقدس رکھا گیا تھا، محفوظ رکھا۔ جس وقت بال کھولے جاتے تو زمین پر آجاتے تھے۔ اسے بھی تشبہ سے کچھ علاقہ نہیں عورتیں فقط پیشانی کے بال نہیں بڑھاتیں اور ان کا محفوظ رکھنا اس برکت کے لئے تھا۔

عرض ۶۹ حضور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا یہ ارشاد ہے کہ اصل سے خطا نہیں کم اصل سے وفا نہیں۔

ارشاد حضور کا یہ ارشاد نہیں مگر یہ بات ہے ضرور کہ اصل طیب میں اخلاق فاضلہ ہوتے ہیں اور رذیل اس کا عکس ہے اسی واسطے عہد ماضی میں سلاطین اسلام رذیلوں کو ضرورت سے زیادہ علم نہیں پڑھنے دیتے تھے۔ اب دیکھو نائیوں اور منہاروں نے علم پڑھ کر کیا کیا فتنے پھیلا رکھے ہیں۔ بعض منہار تو سید اور ابن شیرِ خدا بن بیٹھے۔

عرض ۷۰ روافض میں شادی کرنا کیسا ہے آج کل عجیب قصہ ہے کوئی رافضی کسی کا ماموں ہے اور کسی کا سالہ کوئی کچھ کوئی کچھ

ارشاد ناجائز ہے، ایمان دلوں سے ہٹ گیا ہے اور اللہ و رسول کی محبت جاتی رہی ہے۔ رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِمَّا یُنْسِیَنَّکَ الشَّیْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ

"تجھے اگر شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھو۔"

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ

"ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور کرو، کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالیں۔"

خاص رافضیوں کے بارے میں ایک حدیث ہے:

یَاتِیْ قَوْمٌ" لَّھُمْ نَبَزٌ یُقَالُ لَھُمُ الرَّافِضَۃُ لَا یَشْھَدُوْنَ جُمُعَۃً وَّلَا جَمَاعَۃً وَّ یَطْعَنُوْنَ

http://fb.com/ahmadimuslim.de

عَلَی السَّلَفِ فَلَا تُجَالِسُوْھُمْ وَلَا تُوَاکِلُوْھُمْ وَلَا تُشَارِبُوْھُمْ وَلَا تُنَاکِحُوْھُمْ

وَاِذَا مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِذَا مَاتُوْ فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ (الحدیث)

"ایک قوم آنے والی ہے ان کا ایک لقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا نہ جمعہ میں آئیں گے نہ جماعت میں اور سلف صالح کو برا کہیں گے تم ان کے پاس نہ بیٹھنا نہ ان کے ساتھ کھانا پینا نہ شادی بیاہت کرنا، بیمار پڑیں تو پوچھنے نہ جانا مرجائیں تو جنازے پر نہ جانا۔ عمران ابنِ حطان رقاشی اکابر علماء محدثین سے تھا اس کی ایک چچازاد بہن خارجیہ تھی اس سے نکاح کرلیا۔ علمائے کرام نے سن کر طعنہ زنی کی کہا میں نے تو اس لئے نکاح کرلیا ہے کہ اس کو اپنے مذہب پر لے آؤں گا، ایک سال نہ گذرا کہ خود خارجی ہوگیا۔

شد غلان کہ آبِ جو آرد　　آب جو آمد و غلام ببرد

شکار کرنے چلے تھے شکار ہو بیٹھے

یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ رافضی یا رافضہ جس سے شادی کی جائے بعض اگلے روافض کی طرح صرف بدمذہب ہو دائرہ اسلام سے خارج نہ ہو، آج کل کے روافض تو عموماً ضروریات دین کی منکر اور قطعاً مرتد ہیں ان کے مرد یا عورت کا کسی سے نکاح ہوسکتا ہی نہیں ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی جملہ مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا، مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد انسان ہو یا حیوان محض باطل اور زنا خالص ہوتا اور اولاد ولد الزنا عالمگیر میں ظہیریہ سے ہے:

اَحْکَامُھُمْ اَحْکَامُ الْمُرْتَدِیْنَ اسی میں ہے لَا یَجُوْزُ نِکَاحُ الْمُرْتَدِّ مَعَ مُسْلِمَۃٍ وَلَا کَافِرَۃٍ اَصْلِیَّۃٍ وَلَا مُرْتَدَۃٍ وَکَذَا لَا یَجُوْزُ نِکَاحُ الْمُرْتَدَّۃِ مَعَ اَحَدٍ۔

عرض ۷۱ حضور صلح کل والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ تہذیب کے خلاف ہے اگر کوئی اپنے پاس ملنے آئے اور اس سے نہ ملا جائے۔

ارشاد تہذیب سے اگر تہذیب نیچری مراد ہے تو وہ تہذیب نہیں تخریب ہے۔ اور اگر تہذیب اسلامی مقصود ہے تو جن سے ہم نے تہذیب سیکھی وہی منع فرماتے ہیں۔ اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ ان سے دور بھاگو، اور ان کو اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کردیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نماز مغرب پڑھ کر مسجد سے تشریف لائے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی۔ کون ہے کہ مسافر کو کھانا دے، امیر المومنین نے خادم سے ارشاد فرمایا، اسے ہمراہ لے آؤ وہ آیا اسے کھانا منگا کر دیا مسافر نے کھانا شروع ہی کیا تھا کہ ایک لفظ اس کی زبان سے ایسا نکلا جس سے بدمذہبی کی بو آتی تھی فوراً کھانا سامنے سے اٹھوالیا اور اسے نکال دیا۔

http://fb.com/ahmadimuslim.de